22266- نماز جمعہ کے بعد نماز ظہر کی ادائیگی کا حکم

سوال

ایک بستی جہاں تقریبا تیس کے قریب لوگ مسجد میں نماز جمعہ ادا کرتے ، اور نماز جمعہ سے فارغ ہونے کے بعد نماز ظہر ادا کرتے ہیں، کیا ان کا یہ فعل جائز ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

شرعی دلائل اوردین کے ضروری علم سے یہ بات معلوم ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے جمعہ کے روز ظہر کے وقت مقیم اور رہائشی اور آزاد اور مکلف مردوں پر ایک ہی فرض مشروع کیا جو کہ نماز جمعہ ہے ، اس لیے جب مسلمان نماز جمعہ ادا کرلیں تو ان پر دوسرا فریضہ نہیں نہ تو ظہر کی نماز اور نہ کچھ اور، بلکہ اس وقت نماز جمعہ ہی فرض ہے .

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور ان کے بعد سلف صالحین بھی نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد کوئی اور فریضہ ادا نہیں کرتے تھے ، بلکہ آپ کا اشارہ کردہ فعل تو کئی صدیوں بعد پیدا ہوا، اور اس کے بدعت ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں، اسی کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"تم نئے نئے کام ایجاد کرنے سے بچو کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے ، اور ہر بدعت گمراہی ہے "

سنن ابوداود حدیث نمبر (3991).

اور ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کچھ اسطرح ہے :

"جس نے بھی ہمارے اس دین میں نیا کام ایجاد کیا جو اس میں سے نہیں تو وہ کام مردود ہے "

اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے .

اور اس میں شک نہیں کہ نماز جمعہ کے بعد ظہر کی نماز ادا کرنا بدعت ہے ، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ، تو اس طرح یہ مردود ہوگا اور یہ ان بدعات اور گمراہیوں میں شامل ہو گا جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجتناب کرنے کا کہا ، اور اہل علم نے اس پر تنبیہ کی ہے ، ان علماء میں شیخ جمال الدین قاسمی نے اپنی کتاب "اصلاح المساجد من البدع والعوائد" اور شیخ علامہ محمد احمد عبدالسلام نے اپنی کتاب : "السنن والمبتدعات" میں کہا ہے کہ :

ہم ایسا احتیاط اور نماز جمعہ صحیح نہ ہونے کی خدشہ کی بنا پر کرتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ :

"اس قائل کو یہ کہا جائے کہ :

اصل تو یہی ہے کہ نماز جمعہ صحیح اور سلامت اور نماز ظہر کا عدم وجوب ہے ، بلکہ جس پر نماز جمعہ فرض ہے اس پر نماز جمعہ کے وقت میں نماز ظہر کی ادائیگی جائز نہیں ، احتیاط تو اس وقت مشروع ہے جب سنت مخفی ہو اور اس میں کوئی شک وشبہ پایا جائے ، لیکن اس طرح کا معاملہ تو شک وشبہ کا مقام نہیں ، بلکہ دلائل سے ہمیں معلوم ہے کہ :

واجب تو صرف نماز جمعہ ہی ہے، لہذا اس کے بدلے کچھ اور جائز نہیں اور نہ ہی اس کے صحیح ہونے کے لیے بطور احتیاط اس کے ساتھ کسی اور چیز کا اضافہ ہوسکتا ہے، اور جس چیز کا اللہ تعالی نے حکم نہ دیا ہو اسے شریعت میں اضافہ کرلینا اور نئی شریعت بنا لینا، اور اس وقت نماز ظہر ادا کرنا شرعی دلائل کے مخالف ہے، اس لیے اسے ترک کرنا اور اس سے بچنا واجب ہے.

اور اس کے فعل پر کوئی ایسی دلیل نہیں جس پر اعتماد کیا جاسکے بلکہ یہ تو ان شیطانی وسوسوں میں شامل ہوتا ہے جن سے وہ صراط مستقیم اور ہدایت سے روکتا ہے، اور ان کے لیے ایسے دین کو مشروع کرتا ہے جس کا اللہ تعالی نے حکم بھی نہیں دیا، جس طرح شیطان نے بعض لوگوں کے لیے وضوء میں احتیاط کو مزین اس طرح کر دیا ہے کہ وہ طہارت سے فارغ ہی نہیں ہوتے، جب بھی وہ فارغ ہونے لگتے ہیں تو شیطان وسوسہ ڈال دیتا کہ ابھی طہارت صحیح نہیں ہوئی، اور اس نے یہ یہ کام نہیں کیا.

اور اسی طرح بعض کو نماز میں بھی وسوسہ ڈالتا ہے کہ جب وہ نماز کے لیے تکبیر کہتا ہے تو شیطان وسوسہ ڈالتا ہے کہ اس نے تکبیر نہیں کہی، اور شیطان اسے یہی وسوسہ ڈالتا ہے اور وہ تکبیر پر تکبیر کہتا چلا جاتا ہے حتی کہ اس کی پہلی رکعت ہی جاتی رہتی ہے، یا پھر اس میں قرآت رہ جاتی ہے، یہ سب شیطانی ہتھکنڈے اور چالیں اور اس کے مکر اور مسلمان کے اعمال باطل کرنے پر شیطان کی حرص، اور اس کی تلبیس ہے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں اور سب مسلمانوں کو عافیت سے نوازے اور شیطان کی چالوں اور وسوسوں سے محفوظ رکھے، یقینا اللہ تعالی سننے والا قبول کرنے والا ہے.

خلاصہ یہ ہوا کہ:

نماز جمعہ کے بعد نماز ظہر کی ادائیگی بدعت و گمراہی ہے، جس کی اللہ تعالی نے اجازت نہیں دی، اس لیے اسے ترک کرنا اور اس لوگوں کو بچانا اور صرف نماز جمعہ پر اکتفا کرنا واجب ہے، جس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ اور تابعین عظام الی اور ان کی آج تک پیروی کرنے والے لوگ عمل کرتے رہے ہیں.

اور حق بھی یہی ہے، اس میں کوئی شک و شبہ نہیں، امام مالک بن انس رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے:

(اس امت کے آخری لوگ بھی اس سے ہی اپنی اصلاح کرسکتے ہیں جس سے امت کے پہلے لوگوں نے اصلاح کی تھی)

اور ان کے بعد اور پہلے آئمہ کرام نے بھی ایسے ہی کہا ہے. اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے.